اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشآء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

الفضل

قادیان

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

The ALFAZL QADIAN.

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند عہ قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۳

نمبر ۴۶	مورخہ ۱۴ رجب ۱۳۵۳ھ	یوم یکشنبہ	مطابق ۱۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء	جلد ۲۲

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ۱۰ اکتوبر رات کے نو بجے قادیان میں رونق افروز ہوئے۔ حضور کی صحت کے متعلق ۱۱ اکتوبر ۳ بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے صحت اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ کی صحت اب پہلے سے اچھی ہے ؛

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو فیروزپور بھیجا گیا ؛

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر مقرر کئے گئے

یہ خبر نہایت ہی مسرت اور خوشی کے ساتھ سنی جائے گی کہ وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل میں جناب سر فضل حسین صاحب کے ریٹائر ہونے پر جو مسلم نشست خالی ہوگی۔ وہ جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو دی گئی ہے۔ اور حکومت نے اپنے مصالح اور مفاد کے پیش نظر انہیں سر جوزف بھور کے سی۔ آئی۔ ای کے سی۔ آئی۔ ای۔ سی۔ بی۔ ای کی جگہ کامرس ممبر کے فرائض کی سر انجام دہی سپرد کی ہے۔ چنانچہ اس کے متعلق حسب ذیل سرکاری اعلان شائع ہوا ہے

"آنریبل خان بہادر سر فضل حسین کے۔ سی۔ آئی۔ اور آنریبل سر جوزف بھور۔ او۔ بی۔ ای وائسرائے کی اگزیکٹو کونسل کے ممبر آئندہ سال سے اپنے اپنے عہدہ سے سبکدوش ہونے والے ہیں۔ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اب ملک معظم نے چودھری ظفر اللہ خان کو سر جوزف بھور کی جگہ اور کنور جگدیش پرشاد کو سر فضل حسین کی جگہ مقرر کیا ہے"

ہم اس تقرر پر جناب چودھری صاحب موصوف اور ان کے خاندان کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ یہ تقرر ملک اور قوم کے لئے نیز جناب چودھری صاحب کی ذات کے لئے بابرکت بنائے اور انہیں بیش از پیش قومی و ملکی خدمات میں اپنی قابلیت کے اظہار کا موقع بخشے

انجمن احمدیہ نیروبی (افریقہ) کا قابل قدر ایثار

انجمن احمدیہ نیروبی (افریقہ) کا سال گزشتہ کا بجٹ مبلغ ۳۹۸۱ روپیہ تھا۔ لیکن اس جماعت نے اپنی کوشش۔ اور ہمت سے ۴۰۱۴ روپے ۶ آنے ۶ پائی فراہم کر کے داخل بیت المال کئے۔ گویا بجٹ سے بقدر مبلغ ۲۳۰ روپے ۶ آنے ۶ پائی زائد داخل کرانے کے علاوہ اس جماعت نے مبلغ پانچسو روپیہ اپنی جماعت کے لئے مبلغ کا خرچ بھی ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کو بھجوایا ہے۔ نیز مقامی تبلیغی اخراجات میں بھی کافی حصہ لیتی رہی ہے۔

الغرض یہ جماعت ممالک غیر کی جماعتوں میں اپنی کارگزاری کے لحاظ سے خاص شمار ہونے کے قابل ہے۔

اس جماعت کے عہدہ دار اپنے فرائض منصبی نہایت عمدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ جو ان کی کوششوں کے نتیجہ سے ظاہر ہے۔ مالی کام میں ڈاکٹر عمرالدین صاحب محاسب انجمن احمدیہ نیروبی کی کوشش خاص طور پر قابل شکریہ ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

میں اس جماعت کے جملہ عہدہ داران کو ان کی کوششوں کے عمدہ نتائج پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ اس جماعت کی خدمات کو قبول فرمائے۔ اور انہیں بہتر سے بہتر خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر بیت المال قادیان

شکریہ احباب

الحمدللہ کہ میں سینے ٹوریم میں سولہ ماہ کے قیام کے بعد صحت یاب ہو کر واپس وطن آنے والا ہوں۔ میری بیماری کے ایام میں میرے جن بزرگوں۔ دوستوں۔ بھائیوں اور بہنوں نے دعاؤں سے امداد کی۔ میں ان کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

میں اپنے نہایت ہی واجب الاحترام آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان اور شفقت کو ہرگز نہیں بھول سکتا۔ جو حضور نے پچھلے ستمبر میں بذات خود میری عیادت کے واسطے سینے ٹوریم میں تشریف لا کر مجھ پر فرمائی۔ اور مجھے ہر طرح سے تسلی دی۔ نیز سلسلہ کے دوسرے بزرگوں نے خاص کر ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب نے۔ اور حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے تشریف لا کر بیمار پرسی فرمائی۔

سب سے آخر میں اپنی جماعت امرتسر کے مخلص دوستوں۔ اور امیر جماعت ڈاکٹر معراج الدین صاحب۔ اور دوسرے مشفق غیر احمدی دوستوں کا بھی دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو اپنی دعاؤں اور خطوط سے میری مدد فرماتے رہے اللہ تعالیٰ ان سب کو صحت اور عافیت سے رکھے۔ اور مجھے اس قابل بنا دے۔ کہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن سکوں۔ خاکسار ڈاکٹر محمد خیر الدین ....

"الفضل" کے خاتم النبیین نمبر کے متعلق گزارش

حسب معمول اب کے بھی "الفضل" کا خاتم النبیین نمبر شائع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ جس کے لئے بزرگان جماعت اور احباب کرام سے گزارش ہے۔ کہ گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی اپنے مضامین نظم و نثر ۲۵ اکتوبر تک بھیجکر ممنون فرمائیں۔

اس دفعہ چونکہ پرچہ کا حجم سابقہ کی نسبت نصف ہوگا۔ اس لئے مضامین جامعہ۔ اور مختصر تحریر فرمائے جائیں۔ اور خاص کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے مقرر فرمودہ حسب ذیل عنوانوں پر خامہ فرسائی کی جائے۔

(۱) ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ۔

(۲) تبلیغ حق کا فریضہ آپ نے کس طرح ادا فرمایا۔

اہل علم خواتین سے بھی مضامین کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ وہ فوری توجہ فرمائینگی

الفضل کے خاتم النبیین نمبر کی خریداری

اس دفعہ کوشش کی جائے گی۔ کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسوں کے لئے جو مضامین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مقرر فرما چکے ہیں۔ انہی پر خامہ فرسائی کرائی جائے۔ تاکہ جلسوں میں تقریریں کرنے والے اصحاب کو سہولت رہے۔ اس لئے خریداری کے لئے کثرت سے درخواستیں بھیجی جائیں۔

مینجر الفضل

تبلیغی دو ورقہ

میں نے ہر ایک انصار اللہ کی جماعت کو ہر ماہ تبلیغی دو ورقہ حصہ رسدی مفت بھیجنے کا انتظام کیا ہے۔ اور ایسی جماعتوں کو جو باقاعدہ کام کرتی ہیں۔ اور رپورٹیں بھیجتی رہتی ہیں۔ سب سے پہلے بھیجا جاتا ہے۔ اور زیادہ تعداد میں بھیجا جاتا ہے۔ جن انصار اللہ کی جماعتوں کو تبلیغی دو ورقہ نہیں پہنچتا مجھے جلد اطلاع دیں۔ اگر وہ باقاعدہ تبلیغی کام کرنے کا وعدہ کریں گی۔ تو ان کو بھی باقاعدہ کام کرنے والی جماعتوں کے ساتھ ہی تبلیغی دو ورقہ بھیج دیا جائے گا۔ تبلیغی دو ورقہ چھپ گیا ہے۔ جلد جماعتوں کو پہنچ جائے گا۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ قادیان

ماہواری تبلیغی رپورٹیں

ماہ ستمبر کی ماہواری تبلیغی رپورٹ بہت سی جماعتوں نے ابھی تک نہیں بھیجی۔ حالانکہ ہر ماہ کے اختتام پر فوراً رپورٹ دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ جماعتیں جلد رپورٹیں بھجوا دیں۔ تا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ان کی کارگزاری پیش کر کے دعا کے لئے درخواست کی جائے۔

رپورٹ فارم کی خانہ پری احتیاط سے کی جائے۔ ہر ایک اندراج بالکل صحیح ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

تبلیغی دو ورقہ کی تقسیم

بہت سے دوستوں کو شکایت ہے۔ کہ ان کو تبلیغی دو ورقہ نہیں پہنچتا۔ حالانکہ دفتر سے ان کی جماعت کے سکرٹری تبلیغ یا امیر جماعت کے نام بھیج دیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض دوست تمام انصار اللہ کے ممبروں میں ٹریکٹ تقسیم نہیں کرتے ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تبلیغی دو ورقہ انصار اللہ کی تعداد کے لحاظ سے بھیجا جاتا ہے اور سکرٹری تبلیغ یا اگر کسی اور دوست کے نام پہنچے۔ تو وہ تمام انصار اللہ کے ممبروں میں اُسی وقت تقسیم کر دیا کریں۔ تاکہ ان کی اشاعت احسن طریق پر زیادہ سے زیادہ ہو سکے۔ اور تبلیغ میں ممد اور معاون ہو۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل

نمبر ۴۶ | قادیان دارالامان مورخہ ۴ر رجب سنہ ۱۳۵۳ھ | جلد ۲۲

آریہ سوراجیہ قائم کرنیکی کوشش

آریوں کی حکومت اور مسلمانوں کے خلاف تیاریاں

آریوں کو بانی آریہ سماج کے پیش کردہ ویدک دھرم کو ہندوؤں میں رائج کرنے میں جوں جوں ناکامی ہو رہی ہے اور وہ یہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ دوسرے لوگوں کا آریہ سماج میں شامل ہونا تو الگ رہا۔ خود تعلیم یافتہ آریہ بھی اس سے متنفر ہو رہے ہیں۔ خاص کر نئی پود تو بالکل علیحدگی اختیار کر رہی اور دہریت کی طرف جا رہی ہے۔ تو وہ نیا ڈھنگ اختیار کر رہے ہیں۔ ایک طرف تو انہوں نے اپنی تعداد بڑھانے کے لئے آریہ کی ایسی تعریف گھڑلی ہے۔ جس کی رو سے وہ خواہ مخواہ ہر شخص کو آریہ قرار دے سکیں۔ اور وہ یہ ہے کہ "جو بھی سجن پرکش ہے۔ وہ آریہ ہے۔ جو لوگ دیر سے بھارت میں رہتے ہوں۔ وہ آریہ ہیں" اور دوسری طرف سیاسیات میں الجھ رہے ہیں۔ تاکہ انقلاب پسند نوجوانوں کو اپنے ساتھ ملائے رکھیں۔

یوں تو آریوں کو جب بھی موقعہ ملا۔ اور جب بھی ملک میں سیاسی شورش پیدا ہوئی۔ انہوں نے اس میں پوری طرح حصہ لیا ہے۔ حتیٰ کہ ان کی مذہبی درسگاہوں کے طالب علموں اور برہم چاریوں تک نے وہی راہ اختیار کر لی۔ جو شورش پھیلانے والے دوسرے لوگوں نے تجویز کی تھی۔ لیکن کچھ عرصہ سے انہوں نے "آریہ سوراجیہ سبھا" اور "آرین لیگ" قائم کر کے یہ جدوجہد شروع کر رکھی ہے۔ کہ ہندوستان میں وہ سوراجیہ قائم کریں جس کا قیام بانی آریہ سماج کے پیش نظر تھا۔ اور جس کی خاطر اپنے چہرہ پر مذہبی اصلاح کا نقاب اوڑھ کر وہ نمودار ہوئے تھے۔

حال میں "آرین لیگ" کے اجلاس تین روز تک سرگودھا میں ہوتے رہے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے آریوں نے اپنی طاقت اور قوت کی نمائش کی ہے۔ حتیٰ کہ پریزیڈنٹ کا جو جلوس نکال کر بازاروں میں پھرایا گیا۔ اس میں ننگی تلواروں کا مظاہرہ کیا گیا۔ آریہ سوراجیہ کے نشان کے طور پر "اوم کا جھنڈا" لہرایا گیا۔ بینڈ کے ذریعہ اس جھنڈے کی سلامی اتاری گئی۔ اور گیت گایا گیا۔ آریہ اخباروں نے وہ گیت تو شائع کرنے کی جرأت نہیں کی۔ جس کی وجہ یہی ہو سکتی ہے۔ کہ حکومت کے قانون کے ماتحت قابل گرفت ہوگا۔ البتہ یہ لکھ دیا ہے۔ کہ "گیت کے الفاظ بھرے شبدوں نے بھاری جوش پیدا کر دیا۔ سب نے اس کو اپنے اندر قائم رکھنے کا سنکلپ کیا" (پرتاپ ۱۶ر اکتوبر)

اس موقعہ پر آریوں کو جن باتوں کی تلقین کی گئی۔ اور انہیں جس راہ پر ڈالا گیا۔ اس کا ذکر مختصراً ذیل میں کیا جاتا ہے:-

"جھنڈے کی شان قائم رکھنے کا اپدیش" دیتے ہوئے کہا گیا "آریوں میں برہمن دھرم کے ساتھ کھشاتر دھرم (کشت و خون کرنا) کی بھی ازحد ضرورت ہے۔ ہر ایک آریہ اوم کے جھنڈے کے سامنے سر تسلیم خم کر چکا ہے۔ اب اس کا فرض ہے۔ کہ خواہ اسے اپنے شریر (جسم) کی بلی (قربانی) بھی دینی پڑے۔ وہ اس کی شان کو قائم رکھے۔ کامیابی تب ہی ہوگی۔ جب کھشاتر دھرم کو دڑھ کرنے کے لئے آریہ لوگ تیار ہو جائیں گے"

یہ کھلم کھلا اس بات کی تلقین ہے۔ کہ آریہ ہندوستان میں دیانند جی کا بتلایا ہوا سوراجیہ قائم کرنے کے لئے جنگ و جدال سے بھی دریغ نہ کریں۔ اور اپنی جانوں کی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ جنگ کی طرح ڈالتے ہوئے اپنی جانوں کی قربانی دینے کا مطلب صاف ہے کہ دوسروں کی جانیں لیتے ہوئے اگر اپنی جان بھی چلی جائے تو پرواہ نہ کی جائے۔

یہ تو ان لوگوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہا گیا ہے جو اوم کے جھنڈے کے آگے اپنا سر خم کرنے کے لئے تیار نہیں مگر حکومت انگریزی کے خلاف بانی آریہ سماج کے قول اور فعل کو پیش کر کے اس کی بجائے "آریہ سوراجیہ" قائم کرنا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر نے اپنے ایڈریس میں جہاں سوامی دیانند جی کا یہ قول پیش کیا کہ "سچ تو یہ ہے۔ کہ ماتا پتا کی طرح کرپش اور بہت پورن بدیشی راج سے بھی سودیشی کا راجیہ اچھا ہوتا ہے۔" یعنی ماں باپ ایسی محبت رکھنے والی غیر ملکی حکومت سے بھی ملکی حکومت اچھی ہوتی ہے۔ وہاں حکومت انگریزی سے نفرت رکھنے کا ثبوت اس طرح دیا۔ کہ "رشی نے جب ستیارتھ پرکاش لکھا۔ تو راجپوتانہ کی ریاست اودے پور میں جا کر لکھا۔ اس لئے کہ وہاں آزادی کے جذبات اس وقت تک بھی پائے جاتے تھے۔ رشی چاہتے تھے۔ کہ اردگرد کی ریاستوں کو ملا کر ایک رشتے میں منسلک کیا جائے۔ پر اپکارنی سبھا کو منظم کرنے کے لئے اس کی رجسٹری برطانوی قانون کے مطابق برطانوی راجیہ میں نہیں کرائی۔ بلکہ اودے پور میں اودے پور راجیہ کے نیم انوسار۔ اس سے بھی رشی کے رجحان طبع کا پتہ چلتا ہے۔"

اس سے رشی کے رجحان طبع کا پتہ تو چلتا ہی ہے۔ آریوں کی افتاد طبع بھی ظاہر ہے۔ اور موجودہ گورنمنٹ کے متعلق ان کا رویہ نمایاں ہو رہا ہے۔ ان حالات میں ان کی خفیہ اور ظاہرہ تیاریوں کا مطلب ایک ہی ہے۔ اور وہ یہ کہ موجودہ حکومت کی بجائے آرین سوراجیہ قائم کر لیں۔ اور جو لوگ آریہ کہلانا پسند نہ کریں۔ ان کا خاتمہ کر دیں۔ چنانچہ آرین لیگ کے صدر نے کہہ بھی دیا۔ کہ "آرین کانگرس کے ذریعہ رشی کے سوراجیہ پراپتی یعنی دیش پریم ہندوستان کی تہذیب اور ہندوستان کی بھاشا کی انتی کے خواب کو پورا کرنے کی ایک اور کوشش کی جا رہی ہے۔ آرین کانگرس کا مقصد یہ ہے۔ کہ جو لوگ دیش پریم۔ دیش سبھیتا۔ اور دیش بھاشا کے آدھار پر رشی دیانند کے بتائے ہوئے سوراجیہ کو لانا چاہتے ہیں۔ ان کو منظم کیا جائے۔"

اس تشریح کے بعد آریوں کے ارادوں۔ اور ان کے منصوبوں کی غرض و غایت سمجھنے میں کوئی مشکل باقی نہیں رہتی۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ وہ ہندو بھی جو آریہ تو نہیں لیکن حکومت انگریزی کے سخت مخالف ہیں۔ آریوں کی پیٹھ ٹھونک رہے ہیں۔ تو حالات کی نزاکت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ ہندو اصل ہندوستان میں ہندو راج قائم کرنے کے لئے ہر خیال اور ہر عقیدہ کے ہندو متفق اور متحد ہیں۔ اور وہ اس مقصد کی خاطر اپنے تمام مذہبی اختلافات کو نظر انداز کر چکے ہیں۔ مسلمان ان کے مقابلہ میں پہلے ہی بہت تھوڑے ہیں۔ پھر ان میں سے

ایسے کوتاہ اندیش اور فتنہ پرداز لوگ پائے جاتے ہیں۔ جو اپنے سیاسی اور ملکی حقوق کی حفاظت کیلئے بھی اتحاد نہیں پیدا ہونے دیتے۔ مگر وقت آگیا ہے۔ کہ مسلمان ان کوششوں کو بنظر غائر دیکھیں۔ جو ان کے خلاف ہو رہی ہیں۔ اور اگر زندہ رہنا چاہتے ہیں۔ اور عزت کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔ تو خطرات کا متحد ہو کر مقابلہ کریں۔

فسخ نکاح کیلئے ارتداد

پنجاب کے مختلف حصوں میں آئے دن اس قسم کے شرمناک واقعات ہوتے رہتے ہیں۔ کہ بعض عورتیں خود یا ان کے والدین ان کو فسخ نکاح کے لئے ارتداد کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔ عورت عدالت میں کھڑی ہو کر برسر اجلاس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت سے انکار۔ اور قرآن کریم کی تکذیب کرتی ہے۔ اور عدالت اسے دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے ساتھ ہی نکاح کی پابندی سے بھی آزاد کر دیتی ہے اور اس بات کی بھی اجازت دے دیتی ہے۔ کہ وہ جس کے ساتھ چاہے۔ شادی کرلے۔

اگرچہ بعض حالتوں میں کسی عورت کی آوارگی اور بدچلنی بھی اس بات کی ذمہ وار ہوتی ہے۔ لیکن عام طور پر یہ نتیجہ ہے علماء کہلانے والوں کی اس نادانی اور جہالت کا جس کے رو سے ایک طرف تو انہوں نے عورتوں کو خلع کے حق سے محروم کر رکھا ہے۔ اور دوسری طرف یہ فتوے دیا ہوا ہے۔ کہ عورت اگر ارتداد اختیار کرلے۔ تو فوراً اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ گویا اسلام نے عورت کی مجبوریوں۔ اور مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے فسخ نکاح کا جو طریق رکھا تھا۔ اسے تو علماء کہلانے والوں نے رد کر دیا۔ اور اس کی بجائے یہ رکھدیا۔ کہ اگر کسی عورت کو نکاح فسخ کرانا ہو۔ تو وہ اسلام کو ہی خیرباد کہدے۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ پنجاب میں یہ گناہ اس سرعت سے بڑھ رہا ہے۔ کہ ایک مہینہ میں تقریباً ۵۵ عورتیں ارتداد اختیار کر رہی ہیں۔ بے غیرت والدین جہاں اس میں مدد و معاون بنتے ہیں۔ جاہل علماء وہاں نکاح خوانی کی مکرر اجرت وصول کرنے کے لئے اسے رواج دے رہے ہیں۔ ہوشمند مسلمانوں کو بہت جلد ادھر توجہ کرنی چاہیئے۔ اور عورتوں کو ارتداد کے سیلاب سے بچانے کے لئے نہ صرف اسلامی احکام رائج کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ بلکہ رائج الوقت قانون میں بھی اصلاح کرانی چاہیئے۔

صوبہ بہار کی امارت شرعیہ کے متعلق شبہات

ان لوگوں کی قساوت قلبی۔ اور بے رحمی میں کسے شک ہو سکتا ہے۔ جو تباہ حال اور فلاکت زدہ مسلمانوں کے نام سے روپیہ جمع کر کے اسے اپنا ذاتی مال قرار دے لیں اور مستحقین پر خرچ کرنے کی بجائے اپنے عیش و آرام کے سامان بہم پہونچائیں۔ صوبہ بہار میں زلزلہ سے جو تباہی مفلوک الحال مسلمانوں پر آئی۔ وہ نہایت ہی عبرت ناک ہے پھلواری کی امارت نے ان کی امداد کے لئے اپیلیں کر کے ایک بہت بڑی رقم جمع کی۔ لیکن اخبار "اتحاد" پٹنہ "میں جو سوالات شائع ہوئے ہیں۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہیں مثلاً پوچھا گیا ہے۔ کہ امارت کے زلزلہ فنڈ میں ۳۰۔ ۳۵ ہزار روپے آئے۔ لیکن اب تک ایک معتدبہ رقم امارت کی تحویل میں موجود ہے۔ امارت کو کیا حق ہے۔ کہ وہ زلزلہ فنڈ کو اتنے دنوں تک روک رکھے۔ ساری سوسائٹیاں اپنا کام ختم کر چکی ہیں پھر یہ کہنا کیا غلط ہے۔ کہ امارت اس رقم سے انتخابی سرگرمیاں شروع کرنے والی ہے۔

اسی طرح یہ بھی دریافت کیا گیا ہے۔ کہ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ امارت فنڈ سے اس کے کارکن اکثر حسب ضرورت رقمیں نکالتے رہتے ہیں۔

ان سوالات سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمانان صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے کارکنوں کے متعلق کئی قسم کے شبہات پائے جاتے ہیں۔ اور اب ان شبہات کی تشہیر کی جا رہی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ "امارت شرعیہ" ہو۔ یا "جمعیۃ العلماء" ان کے مدنظر محض ذاتی اغراض ہیں۔

سناتنی ہندوؤں کا شریفانہ رویہ

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بدزبانی کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کرنے والے لوگوں کی آریہ سماجی اپنے جنم دن سے حمایت کرتے آئے ہیں۔ انہیں شہید قوم و دھرم قرار دیتے۔ اور ان کی یادگاریں قائم کرنے کا اعلان کر کے فتنہ پسندی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ حال میں قصور اور کراچی کے واقعات کے متعلق بھی انہوں نے یہی رویہ اختیار کیا ہے۔ لیکن ان کے مقابلہ میں راسخ الاعتقاد ہندوؤں کا رویہ نہایت ہی قابل تعریف ہے۔ نہ صرف آج تک ان میں سے کسی شخص نے کوئی ایسی حرکت نہ کی جو ہندو مسلمانوں کے تعلقات کو بگاڑنے والی ہو۔ بلکہ وہ آریوں کے خلاف بھی آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ چنانچہ حیدرآباد سندھ کے ایک معزز سناتنی ہندو نے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ کہ نتھو رام آریہ نے جو کتاب لکھی۔ وہ نہایت ہی مذموم اور قابل نفرت چیز ہے۔ سناتنی ہندوؤں کے عقائد کے رو سے ایسی دل آزار کتاب جس سے ہندو مسلمانوں میں نفرت پھیلے۔ اور ایک اولوالعزم پیغمبر کی ذات پاک پر گندے حملے کئے گئے ہوں۔ یقیناً قابل مذمت ہے۔

آریوں کو سناتنی ہندوؤں کے اس شریفانہ رویہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے اور کسی فتنہ پرداز شخص کی حمایت کے لئے اس لئے کھڑا نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ وہ آریہ کہلاتا ہے۔ ورنہ مسلمان یہ سمجھنے میں حق بجانب ہونگے۔ کہ آریہ کسی خاص منصوبہ کے ماتحت آئے دن کسی نہ کسی بدزبان کو میدان میں لا کھڑا کرتے ہیں۔ اور جب وہ کیفر کردار کو پہونچ جاتا ہے۔ تو اس کی حمایت کرتے ہوئے مسلمانوں کے خلاف شور مچا دیتے ہیں۔

ہادیان مذاہب کا احترام اور آریہ

"اس بات پر مطلقاً کوئی اختلاف نہیں۔ کہ ہادیان مذاہب اور دوسرے ان اشخاص کے متعلق جنہیں کوئی جماعت قابل تعظیم سمجھتی ہو لکھتے اور بولتے ہوئے ہر ایک شخص کو پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے اسے نکتہ چینی کا حق ہے۔ لیکن وہ حق کا استعمال ایسے ہی پیرایہ میں کر سکتا ہے جو دوسروں کی دلآزاری کا باعث نہ ہو۔ اور اگر وہ کسی جماعت کی دلآزاری یا اس کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا موجب بنتا ہے۔ تو وہ نہ صرف سوسائٹی۔ بلکہ قانون وقت کے نزدیک بھی گنہگار ہے۔ نہ صرف سوسائٹی کو متفق ہو کر اس کے اس فعل کی مذمت کرنی چاہیئے۔ بلکہ حکومت کو بھی اس سے مواخذہ کرنا چاہیئے۔" (پرتاپ ۲ اکتوبر)

شکر ہے آریہ سماجی اخبار "پرتاپ" کی سمجھ میں بھی یہ بات آگئی۔ کہ کسی مذہب کے پیشوا۔ اور بزرگ کے متعلق لکھتے اور بولتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور جو احتیاط سے کام نہ لے اس کی متفقہ طور پر مذمت کی جائے۔ لیکن صرف یہ کہدینا کافی نہیں ہو سکتا۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ اس پر عمل بھی کیا جائے۔ آریہ صاحبان اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ یہ مستقبل بتائے گا۔

احراریوں کی فتنہ انگیزی کا تازہ ثبوت

امرتسر کی تازہ خبر مظہر ہے۔ کہ احرار کمیٹی نے مسٹر گابا کی حمایت میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں کھلم کھلا لڑائی شروع ہو گئی۔ اور بہت سے اشخاص زخمی ہو گئے۔ ایک کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ پولیس نے موقعہ پر پہنچکر جلسہ منتشر کر دیا۔

یہ اس بات کا بالکل تازہ ثبوت ہے۔ کہ فتنہ و فساد پیدا کرنا احراریوں کا دل پسند مشغلہ ہے۔ اور ہر جگہ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی شرارت کر کے فساد کرا دیں۔ حکام کو ان لوگوں کے متعلق پوری توجہ دینی چاہیئے۔ اور ان کی نقل و حرکت کو مدنظر رکھ کر اس بات کا پورا پورا

جماعت احمدیہ کا ۱۹۳۶ء کا خاص پروگرام

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۵ جنوری ۱۹۳۶ء کو جو خطبہ جمعہ پڑھا۔ اس میں جماعت احمدیہ کے لئے سال رواں کا پروگرام بیان فرمایا۔ ذیل میں اس خطبہ کا خلاصہ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اس پروگرام کو پیش نظر رکھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرے:

حضور نے تبلیغ احمدیت کے فرض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا

تین سو سال میں ساری دنیا کو احمدی بنانا ہمارا فرض ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ کہ تین سو سال میں سب لوگ احمدی ہو جائیں گے۔ اور نہ ہونے والے ان کے توابع ہونگے۔ اس تین سو سال میں سے ۵۴ سال گزر چکے ۱۸۸۲ء یا ۱۸۸۹ء کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیعت لی ہے۔ اور ۱۲+۴۲=۵۴ سال ہوتے ہیں۔ اور اگر دعویٰ کو لیا جائے۔ تو ۴۲ سال ختم ہوگئے۔ اگر بیعت کو لیا جائے۔ تو ۵۴ سال۔ گویا ہمارے لئے کام کرنے کے اب صرف ۲۵۵ سال باقی رہ گئے۔۔۔ جماعت کا اندازہ دس بارہ لاکھ کیا جاتا ہے لیکن ہے کم ہو یا زیادہ۔ لیکن اگر دس ہزار بھی سال میں احمدی ہونیوالے سمجھ لئے جائیں۔ تو دس سال میں ایک لاکھ ہوں گے۔ اور اڑھائی سو سال میں افزائش نسل کے ذریعہ اضافہ کو مدنظر رکھ کر بھی پچاس ساٹھ لاکھ ہوں گے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ کوئی ترقی نہیں ہم نے تین سو سال میں ساری دنیا کو احمدی بنانا ہے۔ بادشاہ۔ رعایا پارلیمنٹیں اور ان کے ممبر۔ کالے گورے سب ہمارے قبضہ میں آنے والے ہیں۔ اور باقی رہنے والے صرف خانہ بدوش لوگوں کی حیثیت میں ہوں گے۔ ظاہر ہے۔ کہ اس منزل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں کس قدر محنت کی ضرورت ہے۔ اور ہم نے اس حد تک کوشش نہیں کی جس حد تک کی جانی ضروری ہے"۔

جماعت قادیان اور فرض تبلیغ

"تبلیغ کا کام نہایت اہم ہے۔ خصوصاً قادیان کی جماعت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ ابھی تک قادیان میں ہزار کے قریب غیر احمدی موجود ہیں۔ حالانکہ اگر ایک بھی ہو۔ تو ہمیں تردد ہونا چاہیئے۔ ان کے علاوہ چھ صد کے قریب ہندو اور سکھ ہیں۔ قلوب کی فتح استقلال سے ہوا کرتی ہے"۔

لوکل کمیٹی کا کام

"لوکل کمیٹی کو چاہیئے۔ کہ ہر محلہ کے لئے ایسے لوگ مقرر کرے جو ان (احراریوں) سے ملیں۔ ان کی دعوتیں کریں۔ قلوب کو انہی ذرائع سے فتح کرو۔ جو خدا نے بتائے ہیں۔ اور اس تلوار سے دشمن کو فتح کرو۔ جو براہین۔ دلیل۔ نیکی۔ صداقت اور راستبازی و خوش اخلاقی کی تلوار ہے"۔

قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھاؤ

"اس سال کا پروگرام میں یہی تجویز کرتا ہوں۔ کہ تبلیغ کے علاوہ قربانی کا اعلےٰ نمونہ دکھاؤ۔ دوست ماریں کھائیں گالیاں کھائیں۔ مگر صبر کریں۔ کوئی مسیحیت ایسی نہیں جو اس کے بغیر پھیلی ہو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کہ وہ بھی مسیح تھے۔ حضرت مسیح ناصری اور مسیح محمدی اور بھی خدا جانے کتنے مسیح گزرے ہیں مگر سب جمالی رنگ میں تھے۔ دعاؤں کے ساتھ مخالفوں کا مقابلہ کرتے تھے۔ تلوار سے نہیں۔ ماریں کھا کر جیتے۔ اور یہی ہمارے متعلق ہوگا جو اس کے لئے تیار ہے۔ وہی اسلام کی فتح کے لئے کوشش کرتا ہے۔ اتنی ماریں کھاؤ۔ اور اتنی گالیاں سنو۔ کہ دنیا مان جائے۔ کہ روئے زمین پر اتنی ماریں اور گالیاں کھانے والی کوئی دوسری قوم نہیں۔ پھر خود بخود لوگ ہدایت کی طرف آ جائیں گے۔ اور ان کے قلوب فتح ہو جائینگے"

ہیڈ ماسٹروں کا فرض

"ہیڈ ماسٹروں کا فرض ہے۔ کہ اپنے طالب علموں کے قلوب میں یہ بات پیدا کریں۔ پریذیڈنٹ اپنی اپنی جماعت میں اور ناظر تمام جماعت میں یہ جذبہ پیدا کریں"

"اگر ہم اپنے اندر نیکی اور تقوےٰ پیدا کریں۔ عادل بنیں ظالم بننے کی بجائے مظلوم بنیں۔ تو خدا تعالےٰ کی نصرت ہمارے لئے ہوگی۔ جب ہم سو رہے ہونگے۔ فرشتے ہمارے لئے لڑیں گے۔ ہم اگر لڑیں بھی تو بارہ گھنٹے لڑ سکتے ہیں۔ مگر جب خدا تعالےٰ کے ہاتھ میں اپنے آپ کو سونپ دیں۔ تو فرشتے ہماری طرف سے ہماری غفلت کے وقت بھی لڑیں گے۔ اور اگر خدا کا یہی منشا ہوا۔ کہ ہم مارے جائیں۔ تو مارے جاؤ۔ خصوصاً قادیان کے لوگوں کو اس طرف دھیان دینا چاہیئے۔ اور یہاں کے درس دینے والوں اماموں پریذیڈنٹ اور دوسرے لوکل عہدیداروں اور تعلیمی محکموں کے افسروں اور ناظروں کا فرض ہے۔ کہ جب بھی موقعہ ملے۔ دوستوں کو سمجھاتے رہیں۔ کہ تمہارا فرض یہی ہے۔ کہ روحانی طور پر قلوب کو فتح کرو"۔

ووٹ کی قدروقیمت

"ووٹ تیار نہ کرانا یا تیار ہو جانے کے بعد اس کا استعمال نہ کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔ اور ایک احمدی کو گناہ کی حد تک پہنچا دینے والی بات ہے":

نظارت امور خارجہ کے معائنہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک جگہ بعض احمدیوں نے جو اسمبلی کے ووٹر ہو سکتے تھے صرف اس لئے اپنی حیثیت حکام کے سامنے نہیں رکھی۔ کہ ایسا کرنے میں کچھ وقت خرچ کرنا پڑتا تھا۔ اور قدرے سفر پر خرچ بھی ہوتا تھا۔ یہ امر نہایت قابل افسوس ہے۔ اور جماعت کی قلت اور کمزوری کو دوبالا کرنے والا ہے۔ اور حکام اور عام پبلک کی نظر میں سلسلہ کی حیثیت کو گرانے والا ہے۔ جماعت کی طاقت اور تعداد کا اظہار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا ایک زبردست نشان ہے۔ کیونکہ یہ تمام واقعات اللہ تعالےٰ کے الہام اور وحی کے ماتحت ہوئے ہیں۔ اس لئے علاوہ دنیاوی نقصان کے روحانی نقص اور سلسلہ کے ساتھ عدم وفاداری پر بھی دلالت کرتا ہے اس لئے تمام احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ اپنے ووٹ احتیاط سے تیار کرائیں۔ بعض دفعہ تشخیص کنندہ افسر لاپرواہی سے ایک حصہ آبادی کو چھوڑ جاتا ہے۔ اسی طرح جب ایک ووٹر کی حیثیت حاصل ہو جائے۔ تو اس کو استعمال بھی کرنا چاہیئے۔ یہ ایک شہری کا اولین فرض ہے۔ کہ پبلک کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے ووٹ کی طاقت کو استعمال کرے۔ ایسے ووٹ تیار کرانے کے لئے ڈسٹرکٹ بورڈ۔ میونسپلٹی اور پراونشل کونسل اسمبلی وغیرہ سب کی طرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ اور کسی ووٹ کو بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ قواعد اور قوانین کے متعلق احباب امور خارجہ سے دریافت کریں۔ نیز اپنے علاقہ کے ایسے حکام کی طرف توجہ کریں جو سرکار کی طرف سے ایسے کاموں کے لئے مقرر ہیں:

ناظر اعلےٰ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

ہر احمدی جماعت کو چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق خاص سعی اور کوشش کرنی چاہیئے۔ اور کسی احمدی کو اس کی ادائیگی سے محروم نہیں رہنا چاہیئے:

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

احمدیت عین اسلام ہے

اخبار ”زمیندار“ کے اعتراضات کے جواب

اخبار ”زمیندار“ کے قادیان نمبر (۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء) میں مولوی ظفر علی صاحب کے قلم سے ”کیا مرزائیت اسلام کا ایک فرقہ ہے۔ نہیں اور ہرگز نہیں“ کے عنوان کے ماتحت جو مضمون شائع ہوا۔ اس کے ایک حصہ کا جواب ”الفضل“ کے ایک گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں مولوی صاحب کے اس خیال کی تردید بدلائل کر دی گئی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے عقائد رکھتے تھے جو توحید کے منافی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی مولوی صاحب اور ان کے تمام ہم نواؤں سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ ثابت کریں۔ ”اسلام صرف تین بڑی حقیقتوں کے اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب کا نام ہے۔“ جن میں سے ایک عقیدہ ختم نبوت ہے لیکن ہمارے اس مطالبہ کا نہ تو کوئی جواب ہے۔ اور نہ ”زمیندار“ نے پیش کیا ہے۔ اس سے ثابت ہے جو لوگ عالمانہ شان اختیار کر کے احمدیت کو اسلام کے خلاف قرار دینے کے لئے بڑے ٹھاٹھ کے ساتھ میدان میں آتے ہیں۔ ان کی اپنی اسلام کے متعلق واقفیت اور اسلام کے ساتھ ان کا لگاؤ اتنا بھی نہیں۔ کہ ارکان اسلام ہی جانتے ہوں ؛

مولوی ظفر علی صاحب کا اعتراض

اب ہم اس اعتراض کا جواب پیش کرتے ہیں جو مولوی ظفر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے قرآن کے متعلق عقیدہ پر کیا ہے۔ اور جو یہ ہے۔ ”مرزائیوں کو جو غلام احمد قادیانی آنجہانی کی امت ہیں۔ ان تینوں حقائق سے انکار ہے“ گویا ہم یہ تسلیم نہیں کرتے۔ کہ ”خدا کے آخری پیغام قرآن مجید نے دین کو کامل و مکمل کر کے حجت حق ختم کر دی۔ اور اس کے ایک شوشہ میں بھی اب قیامت تک کوئی تغیر ممکن نہیں۔ اور اس پر نہ کوئی اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کی جا سکتی ہے۔“

قرآن کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا عقیدہ

لیکن یہ سراسر افترا، کذب بیانی اور کھلا جھوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ہرگز ہرگز یہ عقیدہ نہ تھا۔ جو معترض نے خدا تعالیٰ کے خوف کو دل سے نکال کر آپ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور نہ ہی حضور کی جماعت یہ عقیدہ رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے۔ اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے“ (ازالہ اوہام ص۱۳۷ و ص۱۳۸) پھر فرماتے ہیں۔ ”قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا“ (نشان آسمانی ص۳۰ طبع دوم) حاشیہ کشتی نوح ص۱۲ پر تحریر فرماتے ہیں ”قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی“ پھر ارشاد ہوتا ہے۔ ”قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے۔ یا قرآن شریف کا کوئی حکم منسوخ کرے۔ یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔“ (الوصیت ص۱۲ حاشیہ) چشمہ معرفت ص۳۲۴ و ص۳۲۵ پر فرماتے ہیں۔ ”خدا اس شخص کا دشمن ہے۔ جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے۔ اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے۔ اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے۔“ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں حضور کا جو آخری مضمون شائع ہوا۔ اس میں لکھتے ہیں ”کسی کو مجال نہیں۔ کہ ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا منسوخ کر سکے۔“

معترض کی کج فطرتی

حضور علیہ السلام کی کتب میں سے اور بھی بہت سے ایسے حوالجات پیش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن منصف مزاج اصحاب پیشکردہ اقتباسات سے ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو اعتراض کیا ہے۔ وہ کسقدر دور از حقیقت ہے۔ مگر وہ اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ جو شخص اس قدر کج فطرت اور خوف الٰہی سے دور ہو۔ کہ خدا تعالے، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک پر افترا کرنے میں بھی تامل نہ کرے۔ وہ اگر اس انسان پر افترا کرے۔ جس کی دشمنی اور عناد میں وہ دن رات جل رہا۔ اور ذلت پر ذلت اٹھا رہا ہے۔ تو کوئی تعجب نہیں۔ ہاں جن لوگوں نے اس کے مفتریات کا مطالعہ کیا ہے۔ ان سے ہم ضرور اپیل کریں گے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا اقتباسات کے پیش نظر اعتراض کو دیکھیں۔ اور معترض کی دیانتداری اور ایمانداری پر ماتم کریں۔

دوسرا افترا

مولوی ظفر علی صاحب نے اپنے مذکورہ افترا کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے ”توحید کے اسلامی عقیدہ کی جڑ پر ضرب کاری لگا کر غلام احمد قادیانی قرآن کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اور دعویٰ کرتا ہے۔ کہ مجھ پر خدا نے اپنا نیا کلام بقدر بیس جزو کے نازل کیا۔ اس سلسلہ میں اس کی ذیل کی تعلیاں سننے سے تعلق رکھتی ہیں“

”یہ بھی تو سمجھو۔ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ میری وحی میں امر بھی ہے۔ اور نہی بھی“ (اربعین ع۴ ص۶) امر یہ کہ انگریزوں کی غیر مشروط اطاعت جزو ایمان ہے۔ اور نہی یہ کہ جہاد کے ناپاک اور غلیظ عقیدہ سے جو قرآن میں درج ہے باز آ جاؤ۔“

دھوکہ دہی

مندرجہ بالا سطور میں معترض نے جو کچھ لکھا ہے۔ سراسر تلبیس اور دھوکہ دہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حقیقۃ الوحی ص۳۹۱ پر بے شک یہ تو لکھا ہے۔ کہ ”خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے۔ کہ اگر وہ تمام لکھا جائے۔ تو بیس جزو سے کم نہیں ہوگا۔“ لیکن اس کے یہ معنی کس طرح ہو گئے۔ کہ آپ نے قرآن کریم کا انکار کیا ہے۔ یا اسے منسوخ قرار دے کر اس کی جگہ اپنے اوپر نازل شدہ وحی کو کر دی۔ اس سے تو اپنے اوپر اظہار غیب کی کثرت ظاہر کرنا مقصود ہے۔ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ قرآن کریم سے انکار تو تب ہوتا جب آپ یہ لکھتے۔ کہ مجھ پر اللہ تعالےٰ نے جو کلام نازل کیا ہے۔ اب وہ قابل عمل ہے۔ قرآن کی جگہ اسے سمجھو۔ اور قرآن کریم کو منسوخ شدہ یقین کرو۔ لیکن قرآن کریم کے متعلق آپ کے عقیدہ کی جو صراحت سابقہ سطور میں کی گئی ہے۔ اس کے پیش نظر اس فقرہ سے تنسیخ قرآن یا وحی قرآنی پر اپنی وحی کی فوقیت کا دعوےٰ ظاہر کرنا مولوی ظفر علی صاحب کی سراسر دھوکہ دہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل الفاظ

اسی طرح آپ نے کہیں یہ نہیں لکھا۔ کہ میں کوئی نئی شریعت لایا ہوں جس میں امر یہ ہے۔ کہ انگریزوں کی غیر مشروط اطاعت جزو ایمان ہے۔ اور نہی یہ کہ جہاد کے ناپاک اور غلیظ عقیدہ سے جو قرآن میں درج ہے۔ باز آ جاؤ“ معترض نے نہایت بد دیانتی سے حضور کی عبارت کو بگاڑ کر اس کا غلط مفہوم پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حضور نے آیت کریمہ لو تقول علینا بعض الاقاویل الآیۃ سے استدلال کیا ہے۔ کہ نبوت کا جھوٹا دعوےٰ کرنے والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کے برابر مہلت نہیں پا سکتا یعنی افترا کرنے کے بعد ۲۳ برس

تک زندہ نہیں رہ سکتا۔ اس کے متعلق مخالفین کی طرف سے کہا گیا کہ اس سے تشریعی نبوت کا جھوٹا دعوے مراد ہے۔ اور اس عرصہ میں ایسا دعوے کرنے والا ہلاک ہو جاتا ہے۔ آپ کا دعوے چونکہ غیر تشریعی نبوت کا ہے۔ اس لئے آپ اسے اپنی صداقت کی دلیل کے طور پر اس اصول کو پیش نہیں کر سکتے ہیں۔ اس کا جواب دیتے ہوئے حضور ارقام فرماتے ہیں۔ "اگر کہو۔ کہ صاحب الشریعت افترا کر کے ہلاک ہوتا ہے۔ نہ ہر ایک مفتری تو اول تو یہ دعوے بے دلیل ہے۔ خدا نے افترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو۔ کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے۔ اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب الشریعت ہو گیا پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام قل للمؤمنین يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم ذالك ازكى لهم یہ براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گزر گئی۔ اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں۔ اور نہی بھی۔۔۔۔ غرض یہ سب خیالات فضول اور کوتہ اندیشیاں ہیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور قرآن ربانی کتابوں کا خاتم ہے۔ تاہم خدا تعالےٰ نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا۔ کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ جھوٹی گواہی نہ دو۔ زنا نہ کرو۔ خون نہ کرو۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسا بیان کرنا بیان شریعت ہے۔ جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ خورد ہو گئی۔ کہ اگر کوئی شریعت لائے۔ اور مفتری ہو۔ تو وہ ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا"

ناظرین کرام غور کریں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ گویا آپ قرآن کریم کو منسوخ کر کے کوئی نئی شریعت پیش کر رہے ہیں۔ جس میں امر انگریز کی غیر مشروط اطاعت اور نہی یہ کہ جہاد کے ناپاک اور غلیظ عقیدہ سے جو قرآن میں درج ہے باز آ جاؤ" تو وہ کسقدر فریبی اور دھوکہ باز ہے اور کتنا بڑا ظالم اور کذاب کہلانے کا مستحق ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا الزام

مولوی ظفر علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک اور افترا بھی کیا ہے۔ جو ان ہی کے شریفانہ اور مہذب الفاظ میں حسب ذیل ہے "غلام احمد حضور سید المرسلین سے بھی اپنے آپکو یہ کہہ کر بڑھا دیتا ہے۔ کہ ابن مریم اور دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت محمد مصطفےٰ پر نہ کھل سکی مجھ پر کہ تمام کمالات بشری کی انتہائیت کا جامع ہوں۔ الم نشرح ہو گئی"!

لیکن یہ بھی ویسا ہی افترا ہے جس کی کئی مثالیں اوپر پیش کی جا چکی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن الفاظ سے یہ دھوکہ دینے کی کوشش کی گئی ہے ہم انہیں بتمام و کمال یہاں نقل کئے دیتے ہیں۔ آپ مسیح موعود و مہدی معہود کے زمانہ کی علامات پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "بعض یہ شبہ بھی کرتے ہیں۔ کہ ایک سوال کے جواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا تھا۔ کہ جب دجال کے زمانہ میں دن لمبے ہو جائیں گے۔ یعنے برس کی مانند یا اس سے کم تو تم نے نمازوں کا اندازہ کر لیا کرنا اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انہی ظاہری معنوں پر یقین تھا۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ یہ صرف فرضی طور پر ایک سوال کا جواب حسب منشاء سائل دیا گیا تھا۔ اور اصل واقعہ بیان کرنا مدعا نہ تھا۔ بلکہ آپ نے صاف صاف فرما دیا تھا۔ کہ ساتو ایامہ کایام‌کم ماسوا اس کے یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے۔ کہ ایسے امور ہیں جو عملی طور پر سکھلائے نہیں جاتے۔ اور نہ انکی جزئیات مخفیہ سمجھائی جاتی ہیں۔ انبیاء سے بھی اجتہاد کے وقت امکان سہو و خطا ہے" اسکے بعد انبیاء کی زندگیوں سے انکی کئی ایک امثلہ پیش کرنیکے بعد لکھا ہے۔ "پیشگوئیوں کی تاویل اور تعبیر میں انبیاء علیہم السلام بھی کبھی غلطی کھاتے ہیں۔ جسقدر الفاظ وحی کے ہوتے ہیں۔ وہ تو بلاشبہ اول درجہ کے سچے ہوتے ہیں۔ مگر نبیوں کی عادت ہوتی ہے۔ کہ کبھی اجتہادی طور پر بھی اپنی طرف سے انکی کسی قدر تفصیل کرتے ہیں۔ اور چونکہ وہ انسان ہیں۔ ان میں کبھی احتمال خطا کا ہوتا ہے۔ لیکن امور دینیہ ایمانیہ میں اس خطا کی گنجائش نہیں ہوتی۔۔۔ اسی بناء پر ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو۔ اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو۔ اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی ہو۔ اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکلہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو۔ تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ اور ایسے امور میں اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلوم ظاہر ہو جائیں۔ تو شان نبوت پر کچھ جائے حرف نہیں" (ازالہ اوہام صفحہ ۲۸۰ و صفحہ ۲۸۱ و صفحہ ۲۸۲) اس صاف اور سیدھی سادی عبارت سے یہ نتیجہ نکالنا۔ کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر فضیلت کا دعوے کیا ہے سراسر کذب بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔

قاضی عیاض کا عقیدہ

امت محمدیہ میں ہمیشہ سے بزرگ یہ مانتے چلے آئے ہیں کہ ایسے امور کی تفاصیل کا جنکا ایمانیات اور دینیات سے براہ راست کوئی تعلق نہ ہو۔ انبیاء کو صحیح صحیح علم ہونا ضروری نہیں۔ اس کی مثال پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ شفاء قاضی عیاض القسم الثالث صفحہ ۱۷۸ پر مرقوم ہے کہ فلا يصح منه الجهل بشيء من تفاصيل الشرع الذي امر بالدعوة اليه اذ لا يصح دعوته الى ما لا يعلمه واما ما تعلق بعقده من ملكوت السموات والارض وخلق الله وتعيين اسمائه الحسنىٰ وآياته الكبرىٰ وامور الآخرة واشراط الساعة واحوال السعداء والاشقياء وعلم ما كان وما يكون مما لا يعلمه الا بوحي فعلى ما تقدم من انه معصوم فيه ولا ياخذه فيما اعلم منه لا شك ولا ريب بل هو فيه على غاية اليقين لكنه لا يشترط له العلم بجميع تفاصيل یعنی وہ شرعی احکام جنکی دعوت پر وہ مامور ہوتے ہیں انکی تفاصیل سمجھنے میں انبیاء سے غلطی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے بغیر وہ دعوت کیسے دے سکتے ہیں۔ لیکن وہ امور جو ملکوت سماوی یا ارضی سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور جو خلق اللہ اسماء حسنیٰ کی تعیین سے متعلق ہیں۔ اور جو آیات کبریٰ امور آخرہ نیکوں اور بدبختوں کے حالات اور علم غیب سے متعلق ہیں جنکا جاننا وحی ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ ان کا علم اگرچہ انکو یقینی طور پر دیا جاتا ہے لیکن انکی تفاصیل کا جاننا انکے لئے ضروری نہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ الزام لگانا کہ آپنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی قسم کی فضیلت کا دعوے کیا ہے۔ نہایت ہی ناپاک جھوٹ ہے۔ آپ نے اپنی کتب میں اور تقریروں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر فخر کیا ہے۔ اور اپنے مقام کی بلندی کو آپ کی غلامی کا نتیجہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ حسب گنجائش چند ایک اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں "میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جسکا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے۔ اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اسکو دنیا میں لایا۔ اور اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اسکی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اسکو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اسکی مرادیں اسکی زندگی میں اسکو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہونگے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اسی کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا

جماعت احمدیہ نے یوم التبلیغ کس طرح منایا

خدا تعالےٰ کے فضل سے ۳۰ ستمبر کا یوم التبلیغ احمدی جماعتوں نے ہر جگہ کامیابی کے ساتھ منایا۔ اور عمدگی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی کوشش کی۔ ذیل میں موصولہ اطلاعات کا خلاصہ درج کیا جاتا ہے۔

قادیان

محلہ دارالرحمت کے حلقہ میں پندرہ دیہات تھے جن میں تبلیغ کے لئے ذیل کے طریق اختیار کئے گئے۔

جن احباب کے قریب کے دیہات میں غیر احمدی رشتہ دار تھے۔ انہیں رشتہ داروں کے پاس بھیجا گیا۔ اور باقی احباب کے پندرہ گروپ بنائے گئے۔ ہر گروپ کا امیر مقرر کیا گیا۔ اور دیہات مقررہ میں تبلیغ کے لئے روانہ کیا گیا۔

علاوہ زبانی تبلیغ کے ہر گروپ کے امیر کو ٹریکٹ "اس صدی کا مجدد کون ہے" اور رسالہ "ایک اور تازہ نشان" مناسب تعداد میں دیا گیا۔

تبلیغ کے متعلق جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ذیل کے امور واضح ہوتے ہیں۔

اول۔ تبلیغی وفود کی بعض جگہ مخالفت بھی ہوئی۔ مگر عام طور پر لوگ اچھی طرح سے پیش آئے۔ اور پیغام حق کو سننے کے لئے تیار پائے گئے۔

دوم:۔ بہت سے لوگ احمدیت کو قبول کرنے کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ کمی صرف یہ ہے۔ کہ ان تک پیغام حق اچھی طرح نہیں پہنچایا گیا۔ بعض لوگ مخالفت سے ڈر کر رکے ہوئے ہیں۔

سوم:۔ دو شخصوں نے کہا۔ کہ ہم نے احمدیت کو اچھی طرح سے سمجھ لیا ہے۔ اور ہم کسی دن بیعت کے لئے حاضر ہونگے۔ ایک نے کہا۔ کہ میں تحقیق کے لئے قادیان آؤنگا

قمر الدین سکرٹری تبلیغ

(۲) حلقہ مسجد مبارک کے ۱۱۳ آدمی تبلیغ کے لئے باہر مختلف گاؤں میں بھیجے گئے۔ جن کے ذریعہ چودہ گاؤں میں پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ بعض جگہ خفیف سی مخالفت پیش آئی۔ اور بعض جگہ احراریوں کی ہدایت کے ماتحت گفتگو کرنے اور سننے سے گاؤں والوں نے قطعاً انکار کیا۔ تاہم دوستوں نے انفرادی طور پر تبلیغ کی عمومی رنگ میں ہمارے حلقہ والوں کو تبلیغ میں کوئی روک پیش نہیں آئی

فخر الدین ملتانی سکرٹری تبلیغ

ڈیرہ غازیخاں

اکثر احباب حسب قرارداد یوم التبلیغ منانے کے لئے مسجد احمدیہ ڈیرہ غازی خاں میں جمع ہوئے۔ چار سائیکل سواروں کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حلفی بیان متعلق عقائد احمدیہ جو چھپوا کر تیار رکھا گیا تھا۔ معہ فارم بیعت شہر کے حکام وقت۔ رؤسا۔ شرفا اور اہلکاروں میں تقسیم کے لئے بھیجا گیا۔ حلفی بیان کی اشاعت صرف شہر کے لئے مخصوص نہیں رکھی گئی تھی بلکہ سارے ضلع یعنی ۲۴۰ میل طول اور ۳۰ میل عرض میں ایسے وقت میں تقسیم کیا گیا۔ کہ ہر ایک مقام پر ۳۰ ستمبر کو پڑھا جائے۔ بعد ازاں دوستوں کو شہر میں پھیلا دیا گیا۔ تا پوری تبلیغ ہو جائے۔ دوست سات تجویز کردہ گروپس میں تقسیم ہو کر نہ صرف اپنے اپنے متعلقین میں مصروف تبلیغ رہے۔ بلکہ ہر ایک دوست نے اپنے حلقہ تبلیغ وسیع کر کے عوام الناس کو بھی بکثرت پیغام حق پہنچایا۔ ہماری باتوں کو وسعت قلبی سے سنا گیا۔ لٹریچر کو شکر گذاری کے ساتھ لیا گیا۔ کئی اصحاب نے ہمارے دوستوں کی چائے سے تواضع کی۔ اور کئی ایک نے امسال جلسہ سالانہ پر شمولیت کا مصمم ارادہ ظاہر کیا۔ ہماری تبلیغ شہر میں خوشگوار حالات میں ہوئی۔ مسجد مولوی فضل حق صاحب میں ہمارے دوست ملک عزیز محمد صاحب وکیل اور اخوند اقبال محمد خان صاحب جب مولوی صاحب موصوف کو تبلیغ کرنے گئے۔ تو وہ نہایت درشت کلامی سے پیش آئے۔ اور ہمارے احباب کے دلائل سے عاجز آ کر ان کے حاشیہ نشین زدوکوب کرنے پر آمادہ ہو گئے۔ مگر مجمع عام کو دیکھ کر خود ہی رک گئے لوکل پریذیڈنٹ اخوند محمد افضل خان صاحب نے اپنی طرف سے پانچ روپیہ کی مختلف کتب طبقہ روسا میں تقسیم کیں خدا تعالیٰ کے فضل سے یوم التبلیغ بہ نسبت گذشتہ سال کے اعلیٰ پیمانہ پر منایا گیا۔ اور مثمر اور کامیاب رہا

نائب مہتمم تبلیغ ضلع ڈیرہ غازی خاں

محمود آباد فارم

۳۰ ستمبر کو سوائے دو دوستوں کے جو بوجہ معذوری حاضر نہ ہو سکے۔ باقی جملہ احباب جماعت نے جن کی تعداد اٹھارہ تھی۔ اپنے اپنے مقررہ حلقوں میں نہایت شوق اور سرگرمی سے تبلیغ کی۔ آٹھ آبادیوں میں ساٹھ کے قریب افراد زیر تبلیغ رہے۔ ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ بعض دوستوں نے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو تبلیغی خط لکھے۔ اور لٹریچر بھی بھیجا۔ لوگوں پر خدا کے فضل سے عام طور پر اچھا اثر ہوا۔

(ڈاکٹر) احمد الدین سکرٹری دعوت و تبلیغ

پینگاڑی (مالابار)

۳۰ ستمبر کو یوم التبلیغ بہت اچھی طرح منایا گیا۔ فخر الدین صاحب مالاباری نے ایک گاؤں کنجی منگلم میں جا کر خوب تبلیغ کی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات حیات پر بحث ہوئی۔ اور آخر کار غیر احمدیوں کو خاموشی اختیار کرنی پڑی سٹتم اور ماٹول میں بھی تبلیغ کی گئی۔ ان تمام مقامات پر مالاباری زبان میں ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔ ماٹول میں پہلے تو لوگوں نے بہت مخالفت کی اور ٹریکٹ جلا دئے مگر پھر سنجیدگی اختیار کر کے تمام باتوں کو سنا۔ تمام احباب جماعت نے بڑی تن دہی سے اس فریضہ کو ادا کیا۔ بوڑھے اور کمزور لوگوں نے پینگاڑی میں اپنے اپنے رشتہ داروں کو تبلیغ کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری اس تبلیغ کا لوگوں پر خاص اثر ہوا۔ کنجی منگلم کے بہت سے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق کہا۔ کہ ہم ان کو بہت اچھا آدمی خیال کرتے ہیں۔

سلیمان سکرٹری انجمن احمدیہ

کیوڑی ریاست بڑودہ

یہاں میں اکیلا احمدی ہوں۔ یوم التبلیغ پر چار دوستوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔ اور لوگوں کو تبلیغ کی۔

نادر علی از کیوڑی

بہلول پور چک نمبر ۱۲۷

یوم التبلیغ کو احباب جماعت کے تین گروپ بنائے گئے۔ جو سارا دن ارد گرد کے دیہات میں تبلیغ کرتے رہے۔ لوگوں نے ہماری باتوں کو دلچسپی سے سنا۔

الیاس الدین مدرس

احمدیاں والہ (سندھ)

یوم التبلیغ بڑی کوشش سے منایا گیا۔ چک نمبر ۱۵۰ نمبر ۱۶۲ اور نمبر ۱۶۰ میں خوب تبلیغ کی گئی۔ دو آدمیوں نے بیعت کا وعدہ کیا۔

غلام حیدر احمدی

269

”زمیندار“ کے پروپیگنڈا کی حقیقت

اختلاف عقیدہ کی بنا پر چوہدری ظفراللہ خانصاحب کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے

جناب سید حبیب صاحب نے ۹ ؍ اکتوبر کے سیاست میں اپنے نام سے حسب ذیل لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔

دو مہینے کی بات ہے۔ کہ شملہ میں بعض شوریدہ سر و مطلب پرست مسلمانان لاہور کے بہکانے سے چند ایک خواہانِ نمود نے ایک جلسہ کر کے یہ آواز بلند کی تھی۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چونکہ عقیدتاً قادیانی ہیں۔ لہٰذا ان کو آنریبل خان بہادر سر میاں فضل حسین صاحب کی جگہ وائسرائے کی انتظامی کونسل کا رکن نہ بنایا جائے۔ میں ان دنوں شملہ میں موجود تھا۔ میں نے اور میرے احباب نے محسوس کیا۔ کہ یہ آواز بے حد خطرناک نتائج کی حامل ہے۔ اس سے ملت مرحومہ کا وہ اتفاق و اتحاد جو گذشتہ چھ سال سے میدان سیاسیات میں موجود ہے۔ اور مبارک و مسعود ثابت ہو رہا ہے۔ برباد ہو جائیگا لہٰذا ضرورت ہے۔ کہ اس کے ازالہ کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ اور ابنائے ملت کو متنبہ کیا جائے۔ کہ وہ اس ہولناک تحریک کی حقیقت اور اس کے عواقب پر غور کریں۔ اور اس سے الگ رہیں ؁

میں جانتا تھا۔ کہ اس تحریک کے بانی مبانی ایسے شرار ہیں۔ جن کی وجہ سے پروپاغنڈہ ایک ایسی غلیظ چیز بن چکا ہے کہ اس کی زد میں جو بھی آجائے۔ اس کے دین و ایمان۔ شرافت خاندان۔ عادات و اطوار نیت و دیانت پر حملہ کر دیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود میں نے مفاد ملت کی وجہ سے حق کی حمایت پر کمر باندھ لی۔ اور ہر خدشہ و اندیشہ اور ضرر کو برداشت کرنے کا تہیہ کر لیا۔ میں نے چار مقالات افتتاحیہ لکھ کر ملت کے روبرو عقل و دانش کا مشورہ پیش کیا۔ اور اس کی وجہ سے پنجاب کے پادشاہ ہجو کو اپنا دشمن بنا لیا۔ جس کے باعث مجھے وہ ملاحیاں سننا پڑیں۔ کہ الامان الحفیظ

لیکن دو ماہ کے بعد میں آج دیکھتا ہوں۔ کہ ذاتی لحاظ سے خواہ مجھے بے حد ضرر پہنچا ہو۔ اور میرے قلب پر بعض اوقات مخالفین کی تحریریں ازبس گراں گذری ہوں۔ تاہم میں نے ملت کو بروقت مناسب مشورہ دے کر ایک ایسا مفید کام کیا۔ جس کی جزا کا میں خداوند تعالےٰ سے امید وار ہوں۔ اس لئے کہ میری اس ناتواں آواز کی وجہ سے فہیم دوراندیش گروہ ایک طرف ہو گیا۔ اور دنیا نے دیکھ لیا۔ کہ مسلمانوں کو بہکانے والوں کے ساتھ ۸ کروڑ مسلمانوں کی نہایت ہی قلیل تعداد باقی رہ گئی۔

اخبارات میں سے ”زمیندار“ اور دھلی کا ایک ایسا اخبار جس کی فروخت کوچہ چیلاں تک ہی محدود ہے گمراہ رہے۔ ”العدل“ اور اس قماش کے دوسرے ننھے سے اخبارات کو اس لحاظ سے کچھ وقعت دینا حماقت ہے۔ ۸ کروڑ مسلمانوں کے نام سے جو آواز اٹھائی گئی تھی۔ وہ صرف پنجاب کے صوبہ تک محدود رہ گئی۔ اور دھلی سے ایک قدم آگے نہ بڑھ سکی۔ پنجاب میں بھی مرکزی اضلاع کے سوا دوسرے اضلاع نے اس کا ساتھ نہ دیا۔ دہلی میں ایک اخبار کی چیخوں کے سوا کوئی آواز اس کے ساتھ شامل نہ ہوئی۔ مرکزی اضلاع پنجاب میں یہ تحریک دیہات سے دور دور رہی۔ صرف شہروں میں اس کا کچھ اثر ہوا۔ اور اس پر بھی دو فی صدی سے زیادہ مسلم آبادی کسی شہر میں اس سے اثر پذیر نہ ہوئی۔ یہ ہے اس تحریک کی حقیقت جس کے متعلق نہایت دیدہ دلیری سے کہا جاتا ہے۔ کہ ۸ کروڑ مسلمانوں کی تائید اس کو حاصل ہے ؁

میں اور میرے ہم خیال جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ نہایت سادی بات ہے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ گول میز کانفرنس میں آغا خان کی طرح کے جو لوگ اسلام کے لئے مفید ثابت ہوئے وہ صحیح العقیدہ نہیں ہیں۔ لیکن اختلاف عقیدہ کے باعث ان کی خدمات سے مونہہ موڑ لینا اور ان کی جگہ لینے کے لئے کوئی قابل آدمی پیش نہ کرنا ملت کے مفاد کو کند چھری سے ذبح کرنے کے مصداق ہے۔ اسمبلی اور کونسلوں میں جو مسلمان بزرگوار ملت کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ ان کو اگر عقائد کی کسوٹی پر پرکھا جائے تو ان میں سے ایک فی صدی بھی ایسے نہ نکلیں گے۔ جو اس لحاظ سے قابلِ قبول ہوں۔ نیز اس اصول کو قبول کر لینے کا نتیجہ یہ ہو گا۔ کہ جس مسلمان کو بھی ایسا اثر و رسوخ حاصل ہو گا۔ جو ملت کے لئے مفید ہو سکے۔ وہ لازماً عقیدۃً کسی ایک گروہ ملت سے متعلق ہو گا۔ لہٰذا ۷۲ آرا اس کے خلاف بلند ہوں گی۔ اور یوں مسلمانوں میں سے کسی لیڈر کے بارسوخ و مفید ہونے کا تمام امکان مٹ جائے گا۔ اور مسلمانوں میں عقیدوں کی جو جنگ موجود ہے۔ وہ مساجد کو برباد کرنے کے بعد اب سیاسیات کے میدان کو بھی آلودہ کر کے خراب کر دیگی۔ پس عقیدہ کی بناء پر ظفر اللہ خاں یا کسی دوسرے مسلمان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی نادانی ہے۔

پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ ظفر اللہ خان کسی عہدہ کے امیدوار نہیں ہیں۔ ہاں ان کو کوئی منصب ملا۔ اور انہوں نے سمجھا۔ کہ وہ اس منصب کو قبول کر کے مسلمانوں کی خدمت کر سکیں گے۔ تو وہ اس کو قبول کر لیں گے۔ ان حالات میں ایسے صاحب ایثار کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی اندوہناک جسارت ہے۔ جو مفاد ملت کے لئے بے حد مضر ہے ؁

اگر کوئی یہ کہے۔ کہ چوہدری ظفر اللہ خان اس قابل نہیں۔ کہ وہ سر فضل حسین کے جانشین ہوں۔ یا ان کو تجربہ کافی نہیں ہے۔ یا دوسرے امیدواروں سے افضل نہیں۔ تو یہ طریق مخالفت جائز ہو گا۔ لیکن عقیدہ کی بناء پر ان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی غلطی ہے جس کا ارتکاب چوہدری صاحب سے کہیں زیادہ ملت کے لئے خوفناک ثابت ہو گا۔

چوہدری صاحب بارہا مسلمانوں کی طرف سے پنجاب کونسل میں نمائندہ بن کر آئے۔ ایک دفعہ ان کو یہ اعزاز بلا مقابلہ نصیب ہوا۔ کونسل کے اندر مسلمانوں کے تمام مفاد کی نمائندگی کرتے رہے۔ سائمن کمیشن

میں انہوں نے مسلم نمائندہ کی حیثیت سے کام کیا۔ یہ سر فضل حسین کی جگہ پر عارضی طور پر مقرر ہوئے۔ اور گول میز کانفرنس میں مسلم نمائندہ کی حیثیت سے لئے گئے۔

ان تمام مواقع پر کوئی آواز ان کے خلاف بلند نہیں ہوئی۔ لہٰذا اب ان کے اس آواز کا بلند ہونا صاف بتا رہا ہے۔ کہ

کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں

لیکن معاملہ کے اس پہلو کے متعلق فی الحال زیادہ عرض کرنا مناسب نہیں جانتا۔ اگرچہ ع

در محفل رنداں خبرے نیست کہ نیست

چودہری صاحب نے جہاں جہاں بھی مسلمانوں کی خدمت کی۔ وہاں ہمیشہ مفاد ملت کا خیال رکھا۔ کسی موقعہ پر ان کے کسی بدترین دشمن کو بھی یہ کہنے کی جرات نہیں ہوئی۔ کہ انہوں نے قادیانیت کو مفاد اسلام پر ترجیح دی۔ انہوں نے لندن میں اپنا اور مسلمانوں کا نام روشن کیا۔ سر آغا خاں اور دوسرے مسلمان ان کی قابلیت محنت جانفشانی۔ اور مفاد اسلام کے لئے ان کی عرق ریزی کے مداح رہے۔ لہٰذا عقیدہ کی بناء پر اس وقت ان کی مخالفت کرنا پرلے درجہ کی احسان ناشناسی ہے۔ جو اسلام کو کبھی گوارا نہیں

میں کہہ چکا ہوں۔ کہ چودہری صاحب کا اصول یہ ہے کہ وہ کسی منصب یا عہدہ کے لئے حکومت کے سامنے دست سوال دراز نہ کریں گے۔ اس لئے کسی شخص کو یہ جرات نہیں ہوسکتی۔ کہ وہ ان کو کسی منصب کا امیدوار سمجھ کر ان کی تائید کرے۔ لیکن میں بلاخوف تردید کہہ سکتا ہوں۔ کہ گذشتہ خدمات۔ قابلیت۔ محنت۔ مفاد اسلام کے لئے عرق ریزی۔ اور مسلم مطالبات کی دیانت دارانہ تائید کے لحاظ سے چودہری صاحب بفضلہ تعالیٰ سر میاں فضل حسین صاحب کے جانشین ہونے کے اہل ہیں۔ اور اگرچہ ۸ کروڑ مسلمانان ہند میں اور لوگ بھی اس اہلیت کے مالک ہیں۔ تاہم اگر حکومت نے انتخاب کا قرعہ فال چودہری صاحب کے نام پر نکالا۔ تو ۸ کروڑ مسلمانان ہند کی ۹۹٫۹ فی صدی تعداد کو مسرت حاصل ہوگی۔ ملال نہ ہوگا۔ اور نہ انہیں اس بات کا اندیشہ ہی ہے۔ کہ چودہری صاحب خدانا کردہ اس قدر ذلیل ثابت ہونگے۔ کہ ۸ کروڑ مسلمانوں کی امانت کو وہ کسی ایک گروہ کے مفاد پر قربان کردیں۔ خدا کرے۔ کہ چودہری صاحب کے انتخاب کی صورت میں آج سے دو چار سال بعد میں مسلمانوں کے سامنے سرخرو ہوکر آؤں۔ اور یہ کہہ سکوں کہ میں نے ان کے اخلاق کے متعلق جو اندازہ لگایا تھا۔ وہ صحیح ثابت ہوا ہے۔

روئداد اجلاس آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا اجلاس زیر صدارت مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست مورخہ ۷ اکتوبر ۱۹۳۴ء بمقام لاہور لورینگس میں ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ ایجنڈا پیش ہوکر مندرجہ ذیل قراردادیں باتفاق آرا پاس ہوئیں۔

۱۔ آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا یہ اجلاس حکومت جموں و کشمیر سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چونکہ سول نافرمانی کی تحریک باضابطہ طور پر واپس لے لی گئی ہے۔ اور اسمبلی کے انتخابات مکمل ہوچکے ہیں۔ اس لئے ملک کی فضا کو بہتر اور راعی اور رعایا کے تعلقات کو زیادہ خوشگوار بنانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حکومت مذکورہ ان تمام قیدیوں کو رہا کردے۔ جو سول نافرمانی کی وجہ سے غیر متشدد جرائم کی پاداش میں جیل خانوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ نیز یہ جلسہ گورنمنٹ ہند کے پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ کو بھی اس ضروری مسئلہ کی طرف فوری توجہ مبذول کرنے کا مشورہ دیتا ہے۔

۲۔ سید صبیح صادق علی شاہ صاحب میرپوری کا معاملہ پیش ہوکر قرار پایا۔ کہ سیکرٹری صاحب متعلقہ کاغذات سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نمائندہ ایسوسی ایشن کی خدمت میں بھیج دیں۔ اور وہ مولانا محمد الدین صاحب فوق کو ہمراہ لے کر پرائم منسٹر صاحب سے ملیں اور ان سے پرزور سفارش کریں۔ کہ وہ سید صبیح صادق علی شاہ کے معاملہ پر ہمدردانہ غور کریں۔

۳۔ سکرٹری صاحب کو ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ گذشتہ اجلاس کشمیر ایسوسی ایشن کے ریزولیوشن نمبر ۲ کی نقول سری راجا صاحب پونچھ اور حکومت کشمیر اور پولیٹیکل ڈیپارٹمنٹ اور مفتی ضیاء الدین صاحب کو بھیجی جائیں۔

مسلمانان کشمیر صلح اور محبت سے کام لیں

اپنے حقوق کے لئے جدوجہد کے دوران میں مسلمانان کشمیر نے باہمی ناچاقی اور کشمکش سے جس قدر نقصان اٹھایا ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن افسوس کہ ابھی تک انہوں نے سبق حاصل نہیں کیا اب جب کہ اسمبلی کا انتخاب ہوچکا ہے۔ اور آئینی طور پر اپنے حقوق کی حفاظت کا انہیں اچھا موقع میسر آگیا ہے ہم امید کرتے ہیں۔ کہ وہ تفرقہ کی بجائے صلح اور محبت سے کام لینگے۔ ذیل کی مراسلت اس لئے درج کی جاتی ہے کہ جو لوگ اس قسم کی حرکات کررہے ہیں۔ وہ مسلمانوں پر رحم کریں۔ اور اگر فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ تو نقصان تو نہ پہنچائیں (ایڈیٹر)

قصبہ ڈوڈہ تحصیل رام بن میں پچھلے دنوں جس تعزیری چوکی کا قیام رہا۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ مولوی یوسف شاہ صاحب کے ایک رشتہ دار ریاست کے ملازم کی کوششوں کا نتیجہ تھا۔ ان کا رویہ دوران تعیناتی مسلمانوں سے بظاہر برادرانہ تھا۔ لیکن اندرونی طور پر بالکل خلاف تھا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ وہ اگر ڈوڈہ میں نہ ہوتے تو مسلمانان ڈوڈہ کبھی ریاست کے خلاف ایسا رویہ اختیار نہ کرتے۔ اور تعزیری چوکی جس کے بارے بچارے مسلمان اب تک کراہ رہے ہیں۔ کبھی قائم نہ کی جاتی۔ ان صاحب کی کوشش یہ تھی۔ کہ ڈوڈہ میں شورش کرائیں۔ اور پھر اس کی سرکوبی میں نمایاں حصہ لے کر گورنمنٹ سے داد طلب کریں۔ چنانچہ وہ اول تو مسلمانوں کے حامی بنے۔ اور انہیں ہر ممکن کوشش سے شورش پر آمادہ کیا۔ یہاں تک کہ جب شورش کے بند ہونے کے بعد تعزیری چوکی اٹھائی جانے والی تھی۔ انہوں نے مسلمانوں کو شورش کے لئے اکسایا مگر آخر کار ان کا یہ رویہ حکام نے بھانپ لیا۔ اور ان کے خلاف ایک کھلی انکواری انسپکٹر جنرل صاحب محکمہ کسٹم اکسائز میں بموجب حکم گورنمنٹ موقعہ پر آکر کی۔ جس میں سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور شہریوں کی طرف سے شہادت دی گئی۔ ان صاحب نے اپنے بیانات میں تسلیم کیا کہ دکامیابی اس میں سمجھے تھے۔ کہ مسلمانوں میں دو پارٹیاں ایسی پیدا کی جائیں۔ جو ایک دوسری کی مخالف ہو۔ تاکہ باہمی جنگ ہو۔ غرض وہ صاحب نہ تو مسلمانوں کے ہمدرد تھے اور نہ گورنمنٹ کے۔ خیرخواہ وہ محض اس لئے معاملات

ایک نہایت محفوظ اور باموقعہ جائداد رہن ملتی ہے

بعض ضروریات کے پیش نظر وہ نئی دوکانات جو ڈاکخانہ جدید قادیان اور دوکان بھائی محمود احمد صاحب کے درمیان حال ہی میں تعمیر ہوئی ہیں۔ رہن رکھنے کی تجویز کی گئی ہے۔ اس وقت ان دوکانوں کا مبلغ ۲۴ روپے ماہوار کرایہ وصول ہو رہا ہے۔ اور دوکانیں ایسی باموقعہ ہیں۔ کہ خدا کے فضل سے ان کے کسی وقت خالی رہنے کا اندیشہ نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی صاحب ان دوکانوں کو ساڑھے تین ہزار روپے میں رہن باقبضہ لینے کے لئے تیار ہوں۔ تو خاکسار سے خط و کتابت فرمائیں

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد قادیان ۲۶/۹/۳۶

امرت دھارا

بیماری تکلیف تشویش اور خرچ سے بچاتی ہے ہمیشہ پاس رکھو!

نقالوں کے دھوکہ سے بچو ہمیشہ پنڈت ٹھاکر دت شرما بید کی اصلی "امرت دھارا" خریدو!

قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنہ۔ نصف شیشی ایک روپیہ چار آنہ۔ نمونہ صرف ۸/

مفصل حالات جاننے کے لئے رسالہ امرت مفت منگوا دیں!

خط و کتابت و تار کے لئے پتہ:۔ "امرت دھارا" ۹۳ لاہور

دوکان سرمہ ممیرا

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا چلا آیا ہے اپنی خوبی میں بہت شہرت پا چکا ہے۔ اس کے استعمال سے بہت لوگوں نے گواہی دی ہے۔ کہ ان کی عینکیں بوجہ نظر تیز ہونے کے بے کار ہو گئی ہیں۔ یہ سرمہ گردوں کے لئے۔ ابتدائی موتیا بند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑبال۔ نظر کی کمزوری۔ آنکھوں سے ہر وقت پانی جاری رہتا ہو۔ خارش و دھند ہو۔ غرضیکہ تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ سرمہ قسم خاص۔ فی تولہ للعہ روپے۔ سرمہ درجہ اول فی تولہ درجہ دوم فی تولہ عہ گنڈی ممیرا اصلی عہ فی تولہ ست سلاجیت درجہ اول عہ درجہ دوم ۸/

احمد نور کابلی۔ قادیان پنجاب

کریانہ کی دوکان

ایک دوست سلطان علی صاحب سکنہ چک سکندر تحصیل کھاریاں ضلع گجرات کسی جگہ کریانہ کی دوکان کرنا چاہتے ہیں اگر کوئی دوست کسی جگہ ان کی دوکان کھلوا سکتے ہوں۔ جہاں ان کا گذارہ چل سکے۔ تو وہ براہ مہربانی امور عامہ کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ ناظر امور عامہ

سٹار ہوزری ورکس

احباب یہ سن کر خوش ہونگے۔ کہ دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان نے مال تیار کر لیا ہے۔ اور اس ماہ میں انشاء اللہ العزیز قریباً تمام شہروں میں دوکانداروں کے پاس فروخت کے لئے موجود ہوگا۔

(۱) احباب ابھی سے معزز دوکانداروں سے سٹار ہوزری ورکس کی جرابیں طلب کرنا شروع کر دیں۔ مال کے عمدہ ہونے کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ کوالٹی اور قیمت کے لحاظ سے ہمارا مال اپنی عمدگی آپ پر خود عیاں کر دے گا۔

(۲) چوہدری بشیر احمد صاحب بگوائی کو کمپنی کے حصص فروخت کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ جن جماعتوں میں وہ پہنچیں۔ احباب ان سے تعاون کر کے حصص کی فروخت میں مدد ہو کر ممنون فرمائیں۔ جنرل مینجر

مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اجلاس

۱۸ و ۱۹ و ۲۰ اکتوبر کو مشرقی بنگال احمدیہ کانفرنس کا اٹھارھواں سالانہ اجتماع بمقام برہمن بڑیہ قرار پایا ہے۔ یہ اجتماع نہایت شان و شوکت سے ہونے والا ہے۔ آخری تاریخ زنانہ اجتماع کے واسطے مقرر ہے۔ بنگال کے ہر حصہ سے مشہور احمدی اشخاص جلسے میں شامل ہوں گے۔ ڈھاکہ ڈویژن کے ایجوکیشن انسپکٹر الحاج خان بہادر مولوی ابوالہاشم خان صاحب چودھری مردانہ اجلاس کی صدارت کریں گے۔

اس اجتماع میں مذہبی امور اور دنیا کی موجودہ مشکلات کے حل کے متعلق لیکچر ہوں گے۔ پس ہر ایک طالب حق بھائی معہ اپنے متعلقین کے اس اجتماع میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائے۔ رہائش اور خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا

خاکسار غلام صمدانی امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

عبدالقیوم صاحب کو جس نے آریہ بدزبان نتھورام کو قتل کیا تھا۔ جوڈیشل کمشنر کراچی نے ۹ ر اکتوبر کو سزائے موت کا حکم سنا دیا۔ موصوف نے کمشنر کا شکریہ ادا کیا۔ اور نعرہ تکبیر بلند کیا۔ فیصلہ کا قطعًا کوئی ناگوار اثر نہیں ہوا۔ قصور کے پالے شاہ کو قتل کرنے والے محمد صدیق صاحب کا مقدمہ تا حال زیر سماعت ہے۔

میڈرڈ سے ۹ اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ سپین میں انقلاب پسند سوشلسٹوں نے خوفناک بغاوت بپا کر دی ہے سرکاری بارکیں بموں سے اڑا دی گئی ہیں۔ سول افسران معہ خاندانوں کے قتل کر دئے گئے ہیں۔ گرجے نذر آتش اور پادری پٹرول ڈال کر زندہ جلا دئے گئے ہیں۔ پانصد سے زائد ہسپانوی ہلاک اور دو ہزار مجروح ہو چکے ہیں۔ باغیوں کے ساتھ بعض فوجیں بھی شامل ہو گئی ہیں۔ ان کے قبضہ میں بے شمار اسلحہ اور ڈائنامیٹ ہے۔ اور حکومت کا تختہ الٹ دینے پر تلے ہوئے ہیں۔ بعد کی خبر ہے کہ حکومت نے حالات پر قابو پا لیا ہے۔

یوگوسلاویا کے بادشاہ الیگزنڈر ۹ اکتوبر جب مارسیلز پہنچے۔ تو ان پر چھ فائر کئے گئے۔ زخموں کی وجہ سے وہ تھوڑی دیر بعد فوت ہو گئے۔ حملہ آور بھی گولی سے اڑا دیا گیا بہت سی گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔ فرانس کے وزیر خارجہ جو شاہ موصوف کے استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کے بھی گولی لگی۔ اور وہ بھی فوت ہو گئے۔

کانگرس پارلیمنٹری بورڈ نے بنارس سے ۹ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق پنڈت مالویہ کے مقابل پر بابو سری پرکاش کو اسمبلی کا امیدوار کھڑا کیا ہے۔ ہندو اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ کارروائی انتقام کے طور پر کی گئی ہے۔

پشاور ڈسٹرکٹ کے ایک مقام جہانگیرہ پر پولیس نے چار پٹھانوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے ایک ہزار کارتوس اور سولہ رائفلیں برآمد کی ہیں۔ جو ایک خچر پر لاد کر اٹک پار لیجا رہے تھے۔

کانپور سے ۸ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ ایک انسپکٹر آبکاری نے ایک شخص کو گرفتار کیا۔ اور تلاشی لینے پر اس کے قبضہ سے پچاس ہزار روپیہ کی افیون برآمد ہوئی ہے

یو۔پی گورنمنٹ نے ایک تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ کو منظور کرتے ہوئے لڑکیوں کے لئے پرائمری تک تعلیم لازمی قرار دیدی ہے۔ اور اس پر عمل درآمد کرانے کے لئے حکام کو ہدایات جاری کر دی ہیں۔

ریاست اندور نے جینی سادھوؤں کو مادرزاد برہنہ پھرنے کی ممانعت کے احکام جاری کر دئے ہیں۔ احمد آباد سے ۸ ر اکتوبر کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جینی اس حکم کے خلاف پروٹسٹ کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان کا ایک بھاری ہجوم وزیر اعظم کے بنگلہ پر جمع ہو گیا۔ اور زور زور سے نعرے لگانے لگا۔ ان کا مطالبہ ہے۔ کہ جین مت میں سادھوؤں کو ننگا رہنے کا حکم ہے۔

حکومت پنجاب کے دفاتر ۱۰ ر اکتوبر کو شملہ میں بند ہو کر ۱۸ کو لاہور میں کھلیں گے۔

والیان ریاست ہائے ہند نے دہلی سے ۱۸ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق دہلی میں لارڈ ولنگڈن کا مجسمہ کھڑا کرنے کے لئے ایک لاکھ سات ہزار روپیہ جمع کر لیا ہے،

زنجبار میں ہندوستانی تاجروں کے مفاد کے خلاف جو قوانین پاس کئے جانے والے ہیں۔ ان سے پیدا شدہ صورت حالات کا مطالعہ کرنے کے لئے حکومت ہند نے ایک افسر کو وہاں بھیجا تھا۔ جو واپس آ گئے ہیں۔ اور شملہ سے ۹ ر اکتوبر کی اطلاع ہے۔ کہ ۲۳ کو اپنی رپورٹ حکومت کے پیش کر دیں گے۔

گورنر بہار واڑیسہ رانچی سے ۸ ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ۱۲ ر اکتوبر سے رخصت پر جا رہے ہیں۔ مسٹر ہٹی جو ایگزیکٹو کونسل کے سینیئر ممبر ہیں۔ آپ کے قائم مقام ہونگے۔

کپورتھلہ سے ۸ ر اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ آل پارٹیز کانفرنس نے ایک جلسہ کر کے وزیر اعظم پر کامل اعتماد کا اظہار کیا۔ اور ایک وفد بھیج کر آپ سے درخواست کی ہے کہ ایجی ٹیٹروں کے خلاف فوری کارروائی کی جائے۔

ڈاکٹر مونجے نے دہلی سے ۸ ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق انتخابات کے سلسلہ میں ہندوؤں سے اپیل کی ہے کہ کمیونل ایوارڈ نے ہندوؤں اور سکھوں کو مسلمانوں کے زیر نگیں کر دیا ہے۔ اس نے ہندوؤں کی سیاسی زندگی کو بالکل غیر اہم بنا دیا ہے۔ اس کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہنے کا یہی طریقہ ہے۔ کہ نیشنلسٹ پارٹی اور ہندو سبھا کے امیدواروں کو کونسلوں میں بھیجا جائے۔

پنڈت مالویہ کے متعلق الہ آباد سے ۱۰ اکتوبر کی خبر مظہر ہے۔ کہ ان کے متعلق فیصلہ ہو گیا ہے۔ کہ وہ حلقہ الہ آباد و جھانسی سے اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑے نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا نام ووٹروں کی فہرست میں درج نہیں ہے۔

مولانا شوکت علی کے متعلق بریلی سے ۱۰ اکتوبر کی خبر ہے۔ کہ اسمبلی کے انتخاب میں ان کے کاغذات نامزدگی کو نامنظور کر دیا گیا ہے۔

وائسرائے ہند معہ لیڈی ولنگڈن دہلی سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق علاقہ منڈی کی سیاحت کے بعد وہاں پہنچ گئے ہیں۔ سرکاری افسران نے ان کا خیر مقدم کیا۔

نیولائٹ کے ایڈیٹر اور پرنٹر کو آگرہ سے ۹ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک جھوٹی خبر شائع کرنے کے جرم میں دس دس روپے جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔

نتھورام اور پالا شاہ کے قتل پر اخبارات میں جو شور بپا کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق شملہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع کے مطابق پنجاب گورنمنٹ نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ پنجاب گورنمنٹ کراچی اور قصور کے خاص واقعات سے پیدا شدہ فرقہ پرستی کی لہر کو بنظر تشویش دیکھتی ہے۔ چونکہ یہ مقدمات ابھی تک عدالت میں ہیں۔ اس لئے مقامی گورنمنٹ ان کے متعلق کسی قسم کی رائے کے اظہار سے احتراز کرتی ہے لیکن اخبارات کے پبلشروں اور ایڈیٹروں سے اپیل کرتی ہے۔ کہ وہ ان واقعات پر اس رنگ میں نکتہ چینی سے احتراز کریں۔ جس سے متعلقہ فرقوں کے جذبات مشتعل ہونے کا احتمال ہو۔ وگرنہ ان کے خلاف پریس ایکٹ کے ماتحت کارروائی کرنی پڑے گی۔

پنجاب کونسل کا ایک خاص اجلاس ۱۸ اکتوبر کو لاہور میں منعقد ہوگا۔ جس میں قرضہ بل۔ گداگری بل اور ایگزیکٹو آنیسرز بل زیر بحث آئیں گے۔

امرتسر کے نواح میں واقعہ ایک نوآبادی کوٹ خان محمد میں ۱۰ ر اکتوبر کی اطلاع کے مطابق ایک سکھ اور مسلمان لوہار کی آویزش نے ہندو مسلم فساد کی صورت اختیار کر لی۔ جس میں کئی آدمیوں کو چوٹیں آئیں۔ مگر پولیس نے جلدی ہی حالات پر قابو پا لیا۔

صوبہ بنگال کے ایک جاگیردار کی بیوہ نے اعلان کیا ہے۔ کہ مزارعین کی تباہ حالی کے پیش نظر ہر سال تیس ہزار روپیہ کی رقم معاف کیا کریگی۔

عبدالقیوم صاحب کو نتھورام کے قتل کے الزام میں پھانسی [illegible]